

ایام تریبانی

کی صحیح تعداد

تصنیف

مولانا ذکیم احمد انصاری

ڈائریکٹر الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن انڈیا

تصدیق

حضرت مولانا مفتی محمود عالم مظاہری مدظلہ

(مفتی مظاہر علوم وقف، سہارنپور)



ناشر

الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن انڈیا

ایامِ تریبانی

کی صحیح تعداد

تصنیف

مولانا ذیم احمد انصاری

حفظ اللہ
ڈائریکٹر الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن انڈیا

ناشر

الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن انڈیا

فہرست مضامین

☆	تصدیق	۳
☆	تقریظ	۴
☆	دعاۓ کلمات	۵
☆	عرضِ مؤلف	۶
۱	قربانی کے دن صرف تین ہیں	۸
۲	مختلف مسالک کی تفصیل	۸
۳	امام شافعیؒ کی دلیل	۱۱
۴	یہ روایت قابلِ استدلال نہیں	۱۱
۵	قرآن کریم کی آیتوں سے غلط استدلال	۱۴
۶	بخاری و مسلم سے تین دن قربانی کا ثبوت	۱۵
۷	آثارِ صحابہؓ سے ثبوت	۱۸
۸	فقہاء کے اقوال مع دلائل	۲۰
۹	تین دن پر اجماع ہے	۲۲
۱۰	بریلوی حضرات کا مسلک	۲۲
۱۱	تیرہ ذی الحجہ کو قربانی جائز نہیں	۲۲
۱۲	مصادر و مراجع	۲۴

تصدیق

حضرت مولانا مفتی محمود عالم صاحب مظاہری مدظلہ

استاذ و مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور (وقف)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بندہ نے مولانا ندیم احمد انصاری صاحب زید مجدہ کے رسالہ ”ایام قربانی کی صحیح تعداد“ مکمل دیکھا۔ دیکھ کر غیر معمولی خوشی ہوئی۔ ماشاء اللہ زیر بحث مسئلہ کو حوالہ جات کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے۔ ”جانب مخالف“ سے کیے جانے والے اعتراضات کا گویا مدلل جواب ہے، جس کے لیے یقیناً مولانا موصوف نے بڑی عرق ریزی کی ہوگی۔ موصوف علم کا بہت ذوق رکھتے ہیں۔ مذکورہ رسالہ ان کے علم دوست ہونے کی علامت ہے۔

اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کے علم و عمل میں برکت دے اور اس رسالے کو لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ بنائے اور موصوف کی ان کاوشوں کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین*

العبد محمود عالم

۱۴۳۵ھ / ۲۰۱۴ء

خادم افتاء مظاہر علوم (وقف) سہارنپور

*نوٹ: یہ تحریر حضرت موصوف نے بندے کے دور رسالے ”قربانی محض سنت نہیں، واجب ہے“ اور ایام قربانی کی صحیح تعداد کے لیے یکجا ارسال فرمائی تھی، یہاں اس کو الگ الگ پیش کیا گیا ہے۔

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبید اللہ صاحب الاسعدی مدظلہ

شیخ الحدیث جامعہ عربیہ ہتھورا، باندہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محترمی زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے حسن ظن کی بنیاد پر اپنی بعض کاوشیں ارسال کیں۔ ماشاء اللہ وجزاک اللہ..... اچھی محنت اور فکر و سعی ہے، حق تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

آپ نے آج کے جس پس منظر کو سامنے رکھ کر کام شروع کیا ہے، یہ بہت مبارک ہے۔ حق تعالیٰ قبول فرمائے اور ترقی دے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرما کر مزید سے مزید توفیق سے نوازے۔ آمین

محمد عبید اللہ الاسعدی عفا اللہ عنہ

جامعہ عربیہ ہتھورا، باندہ

۲۳ / ۱۲ / ۱۳۳۴ھ

۲۹ / ۱۰ / ۲۰۱۳ء

دعائیہ کلمات

حضرت مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری مدظلہ

شیخ الحدیث و صدر مفتی جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، گجرات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ و عافاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے اپنے زیر طبع رسالہ ”قربانی محض سنت نہیں، واجب ہے“ کے مسودے کی زیر کس کا پی ارسال فرمائی۔ ساتھ ہی اس کے مطالعہ کے بعد جامعہ مظاہر العلوم وقف کے نائب مفتی، مولانا مفتی محمود عالم صاحب زید مجدہم کی تحریر فرمودہ تصدیق بھی ارسال فرمائی ہے، جس میں انھوں نے اس رسالہ پر مکمل اطمینان کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس رسالے کو حسن قبول عطا فرما کر پڑھنے والوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ مستفیض فرمائیں اور آپ کے حق میں صدقہ جاریہ بنائے، دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام *

املاہ احمد خانپوری

*نوٹ: یہ تحریر حضرت موصوف نے بندے کے دو رسالے ”قربانی محض سنت نہیں، واجب ہے“

اور ایام قربانی کی صحیح تعداد کے لیے یکجا ارسال فرمائی تھی، یہاں اس کو الگ الگ پیش کیا گیا ہے۔

عرضِ مرتب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى، اما بعد!

اللہ تبارک و تعالیٰ کا محض فضل و احسان ہے، جس نے نہ صرف یہ کہ ہمیں اپنی عبادت کا حکم دیا، بلکہ اس میں حضرت نبی کریم ﷺ کے ذریعہ رہنمائی بھی فرمائی۔ اب کوئی عمل عند اللہ اسی وقت قابل قبول ہے، جب کہ وہ نبوی ہدایات و تعلیمات کے مطابق ہو۔

”قربانی کرنا“ ایک عظیم عبادت ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے حضور شرف قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔ (1) تو ظاہر ہے کہ اتنی اہم عبادت کے کچھ شرائط و آداب بھی ہوں گے۔

قربانی کے شرائط میں سے ایک اس کا اپنے مقررہ اوقات میں ادا کیا جانا بھی ہے۔ (2) قربانی کا وقت عید الاضحیٰ کا دن اور اس کے بعد دو دن تک رہتا ہے۔ (3) یہی جمہور کا قول ہے اور اسی پر اجماع ہے۔ (4) لیکن بعض غیر مقلدین نے امت کو گمراہ کرنے کے لیے۔۔۔ ایامِ قربانی چار دن ہیں۔۔۔ یہ اوایلہ شروع کیا ہے۔

(1) الترمذی: ۱۴۹۳، ابن ماجہ: ۳۱۲۶

(2) الولول الجیة: ۳/۷۹

(3) المؤطا: ۲۰۳۸

(4) المغنی: ۲/۲۲۰۵

بس امت پر اسی کی حقیقت کے انکشاف کی خاطر یہ مختصر مگر جامع و مدلل رسالہ تالیف کیا گیا ہے۔ اللہ پاک اسے قبول فرمائے اور اس کا افادہ عام و تمام فرمائے، نیز مؤلف کے لیے دنیا و آخرت میں سرخروئی کا ذریعہ بنائے۔ آمین یا رب العالمین

بندہ ندیم احمد انصاری عفا اللہ عنہ

خادم الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا

و مدرسہ نور محمدی، ممبئی

۸ / ذی الحجہ ۱۴۳۴ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قربانی کے دن صرف تین ہیں

قربانی صحیح و درست ہونے کے لیے اس کا اپنے مقررہ اوقات میں ہونا بھی ضروری ہے۔ قربانی کے ایام جمہور کے مطابق فقط تین دن ہیں اور چونکہ قربانی اپنے مخصوص اوقات میں برائے قربت ہے، اس لیے وقت کے فوت ہو جانے سے قربانی جائز یا درست ہی نہیں ہوگی۔

ایام الاضحی ثلثة، يوم الاضحی بعد طلوع الفجر -- لان الذبح عرف قربة فی هذا الوقت المخصوص فتفوت بفواته۔ (1)
موسوعہ فقہیہ میں ہے:

ذهب الحنفية والمالكية والحنابلة إلى أن أيام التضحية ثلاثة: وهي يوم العيد اليومان الأولان من أيام التشريق. (2)
حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک ایام قربانی تین دن ہیں؛ عید کا دن اور ایام تشریق کے پہلے دو دن؛ یعنی ذی الحجہ کی ۱۰/۱۱/۱۲ تاریخ۔

مختلف مسالک کی تفصیل

وقت کی تعیین کے متعلق مختلف مسالک کی تفصیل حسب ذیل ہے:

حنفیہ کہتے ہیں:

یدخل وقت الاضحیۃ عند طلوع فجر یوم النحر؛ وهو یوم العید، ویستمر إلى قبیل غروب الیوم الثالث، وهذا الوقت لا یختلف فی ذاته بالنسبة لمن یضحی فی المصر أو یضحی فی القریة، ولكن یشترط فی صحتها للمصری أن یشترط الذبح بعد صلاة العید، ولو قبل الخطبة، الا ان الافضل تاخيره الى ما بعد الخطبة، فاذا ذبح ساکن المصر قبل صلاة العید لا تصح اضحیته واکلها لحمًا، فاذا عطلت صلاة العید ینتظر بها حتی یمضی وقت الصلاة؛ ووقتها من ارتفاع الشمس الى الزوال، ثم یدبح بعد ذلك، اما القروی... ساکن القریة... فإنه لا یشترط له بذلك الشرط، بل یدبح بعد طلوع فجر النحر۔

قربانی کا وقت یوم النحر؛ جسے عید الاضحیٰ بھی کہتے ہیں..... کی طلوع فجر کے بعد شروع ہوتا ہے اور تیسرا دن ختم ہونے سے کچھ پہلے تک باقی رہتا ہے۔ نیز قربانی کے وقت کا تعین شہر اور دیہات کے لیے بذاتِ خود الگ الگ نہیں، لیکن شہر والوں کے لیے قربانی صحیح ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ نمازِ عید کے بعد ہی قربانی کی جائے، گو خطبہ عید سے پہلے ہو۔ البتہ افضل یہی ہے کہ عید کا خطبہ ختم ہونے کے بعد قربانی کی جائے۔ شہر میں رہنے والے اگر عید کی نماز سے قبل قربانی کر لیں، تو وہ قربانی درست نہ ہوگی اور اس کا گوشت مباح ہوگا۔ اگر عید کی نماز ہی کسی وجہ سے ادا نہ کی جاسکے تو قربانی میں اتنی تاخیر کرنی چاہیے کہ نمازِ عید کا وقت ختم ہو جائے؛ جو کہ آفتاب کے بلند ہونے سے زوال تک باقی رہتا ہے، لہذا اس کے بعد قربانی کی جائے۔ البتہ دیہات میں رہنے والوں کے لیے؛ جن پر نمازِ عید واجب ہی نہیں، یہ قید نہیں ہے۔ وہ حضرات یومِ نحر کی طلوع فجر کے بعد سے ہی قربانی کر سکتے ہیں۔

مالکیہ کے یہاں بھی قربانی کا وقت عید کا تیسرا دن ختم ہونے تک رہتا ہے۔

ویستمر وقتہا لآخر الیوم الثالث لیوم العید، ویفوت بغروبہ۔

حنابلہ کے ہاں بھی قربانی کا آخری وقت ایام تشریق کے دوسرے دن تک ہے۔

وآخر وقت ذبح الاضحیۃ الیوم الثانی من ایام التشریق۔ فأیام النحر عندهم ثلاثة: یوم العید، ویومان بعده الخ۔

البتہ شافعیہ کہتے ہیں کہ قربانی کا وقت ایام تشریق کے ختم تک یعنی عید الاضحیٰ کے بعد تین دن تک ہے۔

ویستمر إلى آخر ایام التشریق الثلاثة۔ (۱)

معلوم ہوا کہ ائمہ متبوعین میں سے تین کا اس پر اتفاق ہے کہ ایام قربانی ۱۰/۱۱/۱۲ ذی الحجہ یعنی تین دن ہیں، البتہ امام شافعی کا اس میں اختلاف ہے: ان کے نزدیک ایام قربانی ۱۰/۱۱/۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ یعنی چار دن ہیں۔

نوٹ:

زیر بحث مسئلہ میں امام شافعیؒ کا موقف جمہور کے خلاف ہے، لیکن ہمیں ان سے کوئی شکوہ نہیں۔ اس لیے کہ وہ ”امام مجتہد“ ہیں اور ہم اہل سنت والجماعت اور تقریباً تمام ہی فقہاء و محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ اجتہادی غلطی نہ صرف یہ کہ عند اللہ معاف ہے، بلکہ اس کوشش پر اجر بھی ملتا ہے، بشرط یہ کہ اس مجتہد نے اپنی حد تک استنباط اور نتائج اخذ کرنے، نیز اس کی تحقیق کرنے میں کوئی کوتاہی روا نہ رکھی ہو۔ (۲) اور ہم امام شافعیؒ کے ساتھ یہی حسن ظن رکھتے ہیں۔ ہمیں شکوہ ہے تو ان غیر مقلدین سے، جو کہ اجتہاد و استنباط کی صلاحیت نہ رکھنے کے باوجود اس میدان میں قدم رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

(۱) الفقه على مذاهب الاربعة: ۳۹۸-۳۹۹ مکمل، وانظر بداية المجتهد: ۲۳۹، مکمل، کتاب

الضحایا، الباب الثالث فی أحكام الذبح

(۲) مستفاد من قاموس الفقه: ۵۲۳/۱

قال رسول الله ﷺ: إذا حكم الحاكم فاجتهد فأصاب، فله اجران۔
 وإذا حكم فأخطأ فله اجر واحد. (1)

جب حاکم (یعنی فیصلہ کرنے والا) اجتہاد کرے (جب کہ اجتہاد کی صلاحیت بھی رکھتا ہو) تو صحیح نتیجہ پر پہنچنے پر اسے دو اجر ملتے ہیں، اور (باوجود تمام صلاحیتوں اور کوششوں کے صحیح نتیجہ تک رسائی نہ ہو اور وہ) خطا کر جائے، تو اس صورت میں بھی وہ ایک اجر کا مستحق ہوتا ہے۔

امام شافعیؒ کی دلیل

امام شافعیؒ کی دلیل حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:
 وأما الشافعي عنه فقد استدل بماروى عن النبي ﷺ من قوله: كل فجاج مكة منحرا، وكل أيام التشریق ذبح. (2)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کل ایام تشریق، قربانی کے دن ہیں۔
 أخرجه أحمد والدارقطني وابن حبان والبيهقي. (3)

یہ روایت مسند احمد، دارقطنی، ابن حبان اور بیہقی میں بھی وارد ہوئی ہے۔
 آج کل کے نام نہاد اہل حدیث جن کی عادت ہے جمہور کی مخالفت کرنا؛ ان کے نزدیک بھی قربانی کے چار دن ہیں، اور ان کی دلیل بھی یہی روایت ہے۔ لیکن یہ روایت مندرجہ ذیل چند وجوہ سے قابل استدلال نہیں۔

یہ روایت قابل استدلال نہیں

(۱) ایام تشریق پانچ دن ہیں: ۹/۱۰/۱۱/۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ۔ دراصل یہ غلطی

(1) ترمذی: ۱۳۲۶، بخاری: ۳۵۲، مسلم: ۱۷۱۶، ابوداؤد: ۳۵۷۴، نسائی: ۵۳۷۷، ابن ماجہ: ۲۳۱۴

(2) تکمیلہ فتح الملہم: ۹/۲۵۸، شرح المہذب: ۲/۱۸۹۲

(3) تکمیلہ فتح الملہم: ۹/۲۵۸

اس لیے پیش آئی کہ ایام تشریق اور ایام نحر میں فرق کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔

جب کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ سے {ایام معلومات} اور {ایام معدودات} کی جو تفسیر منقول ہے، وہ یہ کہ {ایام معلومات} سے مراد عشرہ ذی الحجہ کے دن اور {ایام معدودات} سے مراد ایام تشریق ہیں۔ لیکن غیر مقلدین نے {ایام معدودات} سے مراد ایام نحر لینے کی کوشش کی ہے، جو کہ محض غلط ہے۔

وقال ابن عباس رضی اللہ عنہ: واذکروا اللہ فی ایام معلومات: ایام العشر، والایام المعدودات، ایام التشریق۔ (۱) وعن جابر بن عبداللہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکبر فی صلاة الفجر یوم عرفة إلى صلاة العصر من آخر ایام التشریق، حین یسلم من المكتوبات۔ (۲)

آخر الذکر روایت میں تکبیر تشریق کی ابتداء کا حکم یوم عرفہ سے دیا گیا جو کہ عید الاضحیٰ کے دن سے پہلے ہوتا ہے، جبکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید سے پہلے قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس لیے جو ایام تشریق کو ایام قربانی کہتا ہو، وہ بتائے کہ کیا ۹ ذی الحجہ کو قربانی کرنا درست ہے؟

ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من صلی صلاتنا، ووجه قبلتنا، ونسک نسکنا، فلا تذبح حتی یصلی الخ۔ (۳)

جو شخص ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے، اور ہماری قربانیوں کی طرح قربانی کرے، تو وہ قربانی کا جانور ذبح نہ کرے، حتیٰ کہ عید کی نماز ادا کر لے۔

(۲) دوسری بات یہ کہ دلیل میں پیش کی گئی روایت قابل استدلال باعتبار صحت بھی نہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(۱) بخاری، باب فضل العمل فی ایام التشریق: ۱/۱۰۳ (۲) الدارقطنی: ۱۷۹

(۳) مسلم: ۱۹۶۱

قال الزحیلی: وأيام النحر عند الحنفية والمالكية ثلاثة أيام: العاشر ويومان بعده، وعند الشافعي: انها أربعة، العاشر وما بعده، والرأى الاول مروى عن جمع من الصحابة۔ والثانى بدليل ماروى البيهقى عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ أن النبى صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال: "كل أيام التشريق ذبح" وهى ثلاثة بعد النحر، ولكن الامام أحمد ضعف هذا الحديث. (1)

علامہ ابن قیم کا بیان ہے:

إن حديث جبیر بن مطعم منقطع لا يثبت وصله. (2)
اس روایت کی سند منقطع ہے۔

علامہ نوویؒ کی تحقیق کے مطابق یہ روایت موقوف ہے۔

وقد احتج اصحابنا بحديث جبیر بن مطعم، وقد سبق أن الاصح أنه موقوف. (3)

علامہ ابن عدیؒ نے 'الکامل' میں اسے اس سند کے ساتھ ذکر کیا ہے:

عن معاوية بن يحيى الصدفي عن الزهرى عن المسيب عن ابى سعيد الخدرى عن النبى صلی اللہ علیہ والہ وسلم.

لیکن ابن ابی حاتم نے اسے موضوع قرار دیا ہے۔

وذكره ابن ابى حاتم من حديث ابى سعيد، وذكر عن ابیه انه موضوع. (4)
(۳) تیسری وجہ یہ ہے کہ یہ حدیث جبیر بن مطعم سے عبد الرحمن بن ابی الحسین نقل کرتے ہیں، جبکہ ان کی ملاقات جبیر بن مطعم سے ثابت ہی نہیں۔

وقال: ابن ابى حسين لم يبق جبیر بن مطعم. (5)

المختصر! یہ روایت کسی طرح قابل استدلال نہیں، حد تو یہ ہے کہ اس روایت کو

(1) التفسير المنير: ۹/۲۱۸ (2) نیل الاوطار: ۹۶۲ مکمل، زاد المعاد: ۳۴۹ مکمل

(3) شرح المذهب: ۲/۱۸۹۲ (4) نیل الاوطار: ۹۶۲ مکمل، نصب الراية: ۴/۵۰۵

(5) نصب الراية: ۴/۵۰۵، اعلاء السنن: ۱۶/۷۹۶۳

موضوع بھی کہا گیا ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ غیر مقلدین نے اپنا مذہب اسی روایت پر رکھا، کیوں کہ ان کا تو وطیرہ ہی ہے دوسروں سے ”صحیح حدیث“ کا مطالبہ کرنا اور اپنے مذہب کی تعمیر ان دلائل پر کرنا جنہیں جمہور علماء نے ناقابل استدلال سمجھا ہو۔
وقال العثماني:

لانا لا نحفظ عن رسول الله ﷺ في كل ايام التشريق ذبح الا في هذا الحديث... ورواه الطبراني من طريق سويد... عن جبير بن مطعم رضي الله عنه مرفوعاً كذلك (ليس فيه ايام التشريق) كذا في الزيلعي.

وبالجملة: فهذه الزيادة لم تثبت ولم تصح، وانما وردت في طريق مرسله أو ضعيفة موصولة لا يترك بها ما ثبت عن جماعة من الصحابة: أن أيام النحر ثلاثة: يوم النحر ويومان بعده. (1)

قرآن کریم کی آیتوں سے غلط استدلال

قرآن کریم کی بعض آیات سے بھی غیر مقلدین دلیل پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ آیات مع ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

(۱) { وَادْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ ۖ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ لِمَنِ اتَّقَىٰ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ } (2)

اور اللہ کو گنتی کے (ان چند) دنوں میں (جب تم منیٰ میں مقیم ہو) یاد کرتے رہو۔ پھر جو شخص دو ہی دن میں جلدی چلا جائے، اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے اور جو شخص (ایک دن) بعد میں جائے، اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ یہ (تفصیل) اسی کے لیے ہے جو تقویٰ اختیار کرے۔ اور تم سب تقویٰ اختیار کرو اور یقین رکھو کہ تم سب کو اسی کی

طرف لے جا کر جمع کیا جائے گا۔ (1)

{ وَ اِذْ نُن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِيَنَّ مِنْ كُلِّ
فَجٍّ عَمِيقٍ ۚ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ عَلٰى
مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيْرَ } (2)

اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ تمہارے پاس پیدل آئیں، اور دور دراز کے
راستوں سے سفر کرنے والی ان اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئیں جو (لبے سفر سے) دہلی
ہو گئی ہوں، تاکہ وہ ان فوائد کو آنکھوں سے دیکھیں جو ان کے لیے رکھے گئے ہیں اور
متعین دنوں میں ان چوپایوں پر اللہ کا نام لیں، جو اللہ نے انھیں عطا کیے ہیں۔ چنانچہ
(مسلمانو!) ان جانوروں میں سے خود بھی کھاؤ اور تنگ دست محتاج کو بھی کھلاؤ۔ (3)

جیسا کہ ان آیات کے مطالعہ سے معلوم ہو گیا، ان میں ایام قربانی کا تذکرہ ہی
نہیں۔ اس لیے کہ مفسرین کے نزدیک {ایام معدودات} سے مراد ایام تشریق
ہیں، جن میں خصوصیت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے اور {ایام معلومات} سے مراد
عشرہ ذی الحجہ ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بخاری
کے حوالہ سے ماقبل میں گذری۔

قال الجصاص رحمہ اللہ: عن ابن عباس والحسن و ابراہیم أن المعلومات
أيام العشر، والمعلومات أيام التشریق. (4)

بخاری و مسلم سے تین دن قربانی کا ثبوت

آج کل کے غیر مقلدین ہر مسئلہ کے لیے بخاری و مسلم سے ثبوت مانگتے ہیں، اس

(2) الحج: ۲۷-۲۸

(1) توضیح القرآن: ۱/۱۳۱

(3) توضیح القرآن: ۲/۱۰۲۲

(4) احکام القرآن: ۳/۳۴۵، مظهری: ۱/۲۸۸، مدارک التنزیل: ۱/۲۸۸

لیے قربانی کے کتنے دن ہیں، اس کا ثبوت بخاری و مسلم سے بھی ملاحظہ فرماتے چلیں:

(۱) عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

الضحیۃ کنا نملح منه، فنقدم به الی النبی ﷺ بالمدينة، فقال: ”لا تأکلوا الا ثلاثة ايام“۔ ولیست بعزیمۃ، ولكن اراد ان نطعم منه، واللہ اعلم۔ (۱)

مدینہ میں ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر رکھ دیتے تھے اور پھر اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھایا کرو“۔ یہ حکم قطعی نہیں تھا، بلکہ منشا یہ تھا کہ قربانی کا گوشت (ان لوگوں کو، جن کے یہاں قربانی نہ ہوئی ہو) کھلایا جائے اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔

(۲) سلمہ بن اکوع نے بیان کیا کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قال النبی ﷺ: من ضحی منکم فلا یصبحن بعد ثلاثة وبقی فی بیتہ منہ شیء۔ فلما کان العام المقبل، قالوا: یا رسول اللہ! نفعل کما فعلنا العام الماضي؟ قال: کلوا، واطعموا وادخروا، فان ذلک العام کان بالناس جہد، فاردت أن تعینوا فیہا۔ (۲)

تم میں سے جس نے قربانی کی، تو تیسرے دن اس کے گھر میں قربانی کے گوشت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہنا چاہیے۔ دوسرے سال صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم اس سال بھی وہی کریں، جو پچھلے سال کیا تھا، یعنی تین دن سے زیادہ گوشت نہ رکھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سال کھاؤ، کھلاؤ اور ذخیرہ کرو۔ گذشتہ سال تو چونکہ لوگ تنگی اور معاشی مشکلات میں گھرے ہوئے تھے، اس لیے میں نے چاہا کہ تم

(۱) بخاری: ۵۵۷۰، ۵۴۲۳، أخرجه مسلم: ۲۹۷۰ مختصراً

(۲) بخاری: ۵۵۶۹، أخرجه مسلم: ۱۹۷۴

لوگوں کی مشکلات میں مدد کروں۔

(۳) عبدالرحمن بن عابس روایت کرتے ہیں، ان کے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا:

أنهى النبي ﷺ أن توكل لحوم الاضاحى فوق ثلاث؟

کیا نبی کریم ﷺ نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے؟
آپؐ نے فرمایا:

ما فعله الا فى عام جاع الناس فيه، فاراد ان يطعم الغنى الفقير الخ۔ (1)
آنحضرت ﷺ نے ایسا کبھی نہیں کیا، البتہ ایک سال اس کا حکم دیا تھا (تاکہ اس کے باعث) جو مال والے ہیں، وہ (گوشت ذخیرہ کرنے کے بجائے) محتاجوں کو کھلائیں۔

(۴) ابن خباب فرماتے ہیں، انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا،
آپؐ نے حدیث بیان کی:

أنه كان غائباً فقدم إليه لحم، قالوا: هذا من لحم ضحايانا.

آپؐ سفر میں تھے، جب واپس آئے تو آپ کے سامنے گوشت لایا گیا اور بتایا گیا کہ یہ ہماری قربانی کا گوشت ہے۔

فقال: أخروه لا أذوقه.

حضرت ابوسعیدؓ نے فرمایا: ”اسے ہٹاؤ، میں اسے نہیں چکھوں گا۔“

حضرت ابوسعیدؓ نے بیان فرمایا:

ثم قمت فخرجت، حتى أتى أخى أبا قتادة، وكان أخاه لأمه، وكان بدرياً، فذكر ذلك له.

پھر میں اٹھ گیا اور گھر سے باہر نکل کر اپنے بھائی ابوقتادہؓ کے پاس آیا۔ وہ

میرے ماجائے بھائی اور بدری صحابی تھے۔ میں نے ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا:

فقال: إنه قد حدث بعدك أمر. (1)

تمہارے بعد حکم بدل گیا ہے (اور اب تین دن سے زیادہ تک قربانی کا گوشت ذخیرہ کیا جاسکتا ہے)۔

ان روایات سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سال مصلحت کے تحت قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنے سے منع فرما دیا تھا اور اگلے سال وہ حکم منسوخ بھی فرما دیا۔ وہیں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ایام قربانی صرف تین دن ہیں، ورنہ کیسے ممکن ہے کہ قربانی تو کی جائے چار دن اور گوشت گھر میں رکھا جائے تین دن؟ یا للعجب! علامہ ابن قدامہؒ فرماتے ہیں:

وأخرو وقتها آخر اليومين الأولين من أيام التشريق لأن النبي ﷺ نهى عن ادخار لحوم الأضاحي فوق ثلاث متفق عليه. (2)

اس طرح کی روایات سے قربانی کا وقت تین دن ہونا ثابت ہوتا ہے۔

آثارِ صحابہؓ سے ثبوت

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

الأضحى يومان بعد يوم الأضحى۔ رجاله ثقات. (3) استدلال الجمهور ربما أخرجه مالک. (4)

(1) بخاری: ۳۹۹۷ و ۵۵۶۸

(2) الکافی، باب الأضحية: ۲۴۲ مکمل، وانظر اعلاء السنن: ۱۶/۷۹۶۸

(3) المؤطا: ۲۰۳۸، رواية ابی مصعب: ۲۱۳۸، رواية علی بن زیاد: ۱۷

(4) تکملة فتح الملهم: ۹/۲۵۸

ایام قربانی عید الاضحیٰ کے بعد دو دن ہیں یعنی عید الاضحیٰ ملا کر کل تین دن۔ اس کے تمام روای ثقہ ہیں۔

(۲) حضرت امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

انه بلغه عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه مثل ذلك. (1)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

الاضحیٰ یوم النحر و یومان بعد، کذا فی المحلی و صحیحہ ابن حزم. (2)
قربانی، عید الاضحیٰ کے بعد دو دن تک ہے، اسے علامہ ابن حزم نے المحلی میں صحیح قرار دیا ہے۔

(۴) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

الاضحیٰ یومان بعد یوم النحر.

امام طحاویؒ نے احکام القرآن میں اسے جید سند کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔

وقد ذکر الطحاوی فی أحکام القرآن بسند جید. (3)

قربانی، عید الاضحیٰ کے بعد دو دن ہے۔ اسے امام طحاوی رحمہ اللہ نے احکام القرآن میں سند جید کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

علامہ مرغینانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قالوا: ایام النحر ثلاثة... وقد قالوه سماعاً لان الرأي لا يهتدى إلى

المقادير. (4)

قربانی کے صرف تین دن ہیں، اس لیے کہ یہ بات ان صحابہ کرامؓ نے ضرور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر ہی ہوگی، کیونکہ مقادیر شرعیہ میں عقل کو دخل نہیں۔

(1) الموطأ: ۲۰۳۹، إعلاء السنن: ۵۵۸۳ (2) إعلاء السنن: ۱۶/۴۹۶۵

(4) هداية: ۴/۴۰۶

(3) إعلاء السنن: ۱۶/۴۹۶۶

علامہ کاسانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی یہی ارشاد ہے، فرماتے ہیں:

والظاهر انهم سمعوا ذلك من رسول الله ﷺ لأن الاوقات
العبادات والقربات لا تعرف إلا بالسمع الخ. (1)

ظاہر ہے کہ صحابہ کرامؓ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سن کر ہی کہی ہے، اس
لیے کہ عبادات و قربات کے اوقات میں بغیر حضور ﷺ سے سنے کچھ نہیں کہا
جاسکتا۔

نیز امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لم يرو عن أحد من الصحابة خلا فهم فتعين اتباعهم الخ. (2)
قربانی کے ایام تین دن ہیں، اس میں کسی صحابی کا کوئی اختلاف منقول نہیں، اس
لیے ان کی اتباع متعین ہے۔

فقہاء کے اقوال مع دلائل

علامہ ابن قدامہؒ فرماتے ہیں:

آخر الوقت، وآخره آخر اليوم الثاني من أيام التشريق فتكون أيام النحر
ثلاثة، يوم النحر، ويومان بعده۔ وهذا قول عمر، وعلي، وابن عمر، وابن
عباس، وأبي هريرة، وأنس رضي الله عنهم.

قربانی کے تین دن ہیں، ایک عید الاضحیٰ کا دن اور دو دن اس کے بعد۔ نیز یہی
قول حضرت عمرؓ، علیؓ، عبد اللہ بن عمرؓ، عبد اللہ بن عباسؓ، ابو ہریرہؓ اور انسؓ رضی اللہ عنہم کا
بھی ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

أيام النحر ثلاثة، عن غير واحد من أصحاب رسول الله ﷺ وهو قول

مالک و الثوری و ابی حنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

قربانی کے تین دن ہیں، اور یہی نبی کریم ﷺ کے بہت سے صحابہ کرامؓ سے مروی ہے اور یہی قول امام مالک، امام ثوری، امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا بھی ہے۔
شمس الائمہ علامہ سرخسیؒ فرماتے ہیں:

قربانی کے تین دن ہیں، ان میں سب سے افضل پہلا دن ہے اور ایسا ہی سیدنا ابن عمرؓ علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

أيام النحر ثلاثة، أفضلها أولها، وذلك مروى عن ابن عمر و علي وابن عباس رضي الله عنهم. (1)

علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ولنا أن النبي ﷺ نهى عن ادخار لحوم الاضاحي فوق ثلاث. ولا يجوز الذبح في وقت لا يجوز ادخار الاضحية اليه، والأُن اليوم الرابع لا يجب الرمي فيه، فلم تجز التضحية فيه، كالذي بعده، ولأنه قول من سمينامن الصحابة، ولا مخالف لهم إلا رواية عن علي، وقد روى عنه مثل مذهبنا. (2)

ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے تین دن سے زیادہ گوشت ذخیرہ کرنے سے منع فرمایا تھا، پس اس دن قربانی جائز نہیں ہوگی، جس دن میں گوشت ذخیرہ کرنے کی ممانعت وارد ہوئی تھی۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ چوتھے دن رمی کرنا ضروری نہیں، پس اس دن قربانی بھی جائز نہیں ہوگی، جیسے اس کے بعد کے دنوں میں۔ تیسری دلیل یہ ہے کہ یہی مذہب ان صحابہ کرامؓ کا بھی ہے جن کا ذکر ماقبل میں ہوا اور ان کا کوئی مخالف نہیں، سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کے اور ان کی بھی دوسری روایت ہمارے مذہب کے موافق ہے۔

(1) المبسوط: ۱۹/۱۲، دارالمعرفة، بیروت

(2) المغنی: ۲/۲۴۰۵

تین دن پر اجماع ہے

علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ایام الاضحی التي اجمع علیها ثلاثة ایام. (1)

قربانی کے ایام، جن پر اجماع ہے، تین ہیں۔

اور ویسے بھی 'بالفرض' اگر مان لیا جائے کہ وہ روایات 'صحیح' ہیں، جن میں قربانی کے چار دن بتلائے گئے ہیں، تو بھی 'تین دن والا' قول اختیار کرنے میں ہی احتیاط ہے۔ ایک تو اس لیے کہ وہ جمہور کا قول ہے، دوسرے اس وجہ سے کہ یہ تین دن تو ان چار دنوں میں داخل ہیں، لیکن وہ چوتھا دن، ان تین دنوں میں داخل نہیں ہو سکتا۔

قال العثماني رحمہ اللہ: ولا شك ان مذهب الجمهور احوط. (2)

بریلوی حضرات کا مسلک

بریلوی مکتبہ فکر کا بھی یہی مسلک ہے کہ ایام قربانی کی صحیح تعداد تین دن ہے۔

ان کی نہایت معتبر کتاب بہار شریعت میں اسی طرح مذکور ہے، ملاحظہ فرمائیں:

قربانی کا وقت دسویں ذی الحجہ کے طلوع صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے۔ یعنی تین دن، دو راتیں اور ان دنوں کو ایامِ نحر کہتے ہیں۔ (3)

تیرہ ذی الحجہ کو قربانی جائز نہیں

نوادر الفقہاء میں ہے:

وأجمعوا أن في اليوم الثالث عشر من ذى الحجة غير جائزة الخ. (4)

(2) فتح الملہم: ۹/۴۵۸

(1) المغنی: ۳/۲۴۰۵

(3) بہار شریعت: ۲/۶۸۶، وانظر قانون شریعت: ۱/۲۳۶

(4) نوادر الفقہاء: ۷۷، الدار الشامیة، بیروت

تیرہ ذی الحجہ کے دن قربانی جائز نہیں، اس پر (جمہور) فقہاء کا اجماع ہے۔

تفصیل بالا سے مسلکِ حق پوری طرح واضح ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق کو قبول کرنے کی اور حق پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

اللهم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه
وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه

بندہ ندیم احمد انصاری غفرلہ ولوالدیہ

خادم الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا و مدرسہ نور محمدی، ممبئی

۸ / ذی الحجہ ۱۴۳۴ھ الموافق ۱۵ / ۱۰ / ۲۰۱۳ء

مصادر و مراجع

- (۱) القرآن الکریم
- (۲) مدارک التنزیل للنسفی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳) تفسیر المظہری لقاضی ثناء اللہ بانی بٹی رحمۃ اللہ علیہ
- (۴) أحكام القرآن للجصاص رحمۃ اللہ علیہ
- (۵) تفسیر المنیر للزحیلی رحمۃ اللہ علیہ
- (۶) توضیح القرآن، للعثمانی۔
- (۷) صحیح مسلم للامام مسلم بن الحجاج النیسابوری۔
- (۸) سنن أبی داود، للامام سلیمان بن الأشعث السجستانی۔
- (۹) سنن أبی داود، لتحقيق: للألبانی، مکبة المعارف، الرياض۔
- (۱۰) سنن الترمذی، للامام محمد بن عیسی الترمذی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۱) سنن ابن ماجه، للامام محمد بن یزید القزوی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۲) المؤطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۳) فتح الملہم للشیخ أحمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۴) تکملة فتح الملہم لمحمد تقی العثماني۔
- (۱۵) نصب الراية۔
- (۱۶) شرح المہذب للنووی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۷) الکافی رحمۃ اللہ علیہ لابن القدامة رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۸) المبسوط للسرخسی رحمۃ اللہ علیہ

- (۱۹) المغنی لابن القدامة رحمہ اللہ
- (۲۰) اعلاء السنن، للشیخ ظفر أحمد عثمانی رحمہ اللہ
- (۲۱) الفتاویٰ الولو الیجیة۔
- (۲۲) نوادر الفقهاء للسمرقندی رحمہ اللہ
- (۲۳) نیل الأوطار للشوکانی رحمہ اللہ
- (۲۴) زاد المعاد لابن القيم رحمہ اللہ
- (۲۵) الهدایة للمرغینانی رحمہ اللہ
- (۲۶) بدائع الصنائع للکاسانی رحمہ اللہ
- (۲۷) الفقه علی مذاہب الأربعة۔
- (۲۸) بداية المجتهد۔
- (۲۹) الموسوعة الفقهية
- (۳۰) بہار شریعت لأمجد بریلوی رحمہ اللہ
- (۳۱) قانون شریعت۔